Digitized by Khilafat Library Rabwah

بدھ | 5-جون1996ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۰۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر126 | بدھ 18 محرم-1417ھ 5 احسان 1375ش 5جون 1996ء

بدظنی انسان کو ہلاکت کے تاریک کنوئیں میں گرادیتی ہے

بدظنی ایک ایسا مرض ہے اور ایسی بری بلا ہے جو انسان کو اندھا کر کے ہلاکت کے ایک تاریک کنویں میں گرادیتی ہے بدظنی ہی ہے جس نے ایک مردہ انسان کی پرستش کرائی۔ بدظنی ہی تو ہے جو لوگوں کو خدا تعالیٰ کی صفات خلق، رحم، رزاقیت وغیرہ سے معطل کر کے (اللہ کی پناہ) ایک فرد معطل اور شئے بیکار بنا دیتی ہے الغرض اس بدظنی کے باعث جہنم کا بہت بڑا حصہ اگر کہوں کہ سارا حصہ بھر جائے گا تو مبالغہ نہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ بھی یاد رکھو کہ دعائیں منظور نہ ہوں گی جب تک تم متقی نہ ہو اور تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ کی دو قسم ہیں۔ ایک علم کے متعلق دوسرا عمل کے متعلق۔ علم کے متعلق تو میں نے بیان کر دیا کہ علوم دین نہیں آتے اور حقائق معارف نہیں کھلتے جب تک متقی نہ ہو اور عمل کے متعلق یہ ہے کہ (عبادت) روزہ اور دوسری عبادات اس وقت تک ناقص رہتی ہیں جب تک متقی نہ ہو۔

اس بات کو بھی خوب یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے دو حکم ہیں۔ اول یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ نہ اس کی ذات میں نہ صفات میں نہ عبادات میں۔ اور دوسرے نوع انسان سے ہمدردی کرو۔ اور احسان سے یہ مراد نہیں کہ اپنے بھائیوں اور رشتہ داروں ہی سے کرو بلکہ کوئی ہو۔ آدم زاد ہو اور خدا تعالیٰ کی مخلوق میں کوئی بھی ہو۔ مت خیال کرو کہ وہ ہندو ہے یا عیسائی۔ میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا انصاف اپنے ہاتھ میں لیا ہے وہ نہیں چاہتا کہ تم خود کرو۔ جس قدر نرمی تم اختیار کرو گے اور جس قدر فروتنی اور تواضع کرو گے اللہ تعالیٰ اسی قدر تم سے خوش ہو گا۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ130)

انسانی ترقی کی منتہا اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

"انسانی ترقی کا منتہا اگر کوئی چیز ہے تو وہ صرف اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے اس کے سوا انسانی ترقی کا اور کوئی منتہا نہیں۔ اگر واقع میں انسان 'انسان ہو تو اس کے لئے اس کے سوا اور کوئی منتہا نہیں جس طرح بچہ ماں کے ڈر سے کہیں نہیں ٹھہرتا۔ اور اگر کوئی غیر عورت اس کو گود میں لینا چاہے تو وہ اس کی گود میں جانا پسند نہیں کرتا۔ جس طرح انسان کے علاوہ حیوانوں کے بچے بھی اپنی ماں کا پیچھا کرتے ہیں۔ اسی طرح جو انسان ہو اور حقیقی انسانیت اس میں پائی جاتی ہو۔ یا حیوان ہی کہلانے کے قابل ہو۔ تو وہ اس وقت تک صبر نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ مہربان خدا کی گود میں نہ چلا جائے۔ کیونکہ خدا ماں سے بھی زیادہ مہربان ہے۔ اس لئے وہ شخص جو اس کو پا بھی لے وہ بھی اپنی تلاش اور جستجو کو ترک نہیں کرتا بلکہ اپنی مراد کو پہنچ کر بھی اس تلاش کو جاری ہی رکھتا ہے کیونکہ دنیا کی تمام چیزیں محدود ہیں۔ اس لئے جب ان کو پا لیا جاتا ہے۔ تو ان کی تلاش اور جستجو ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن چونکہ خدا کامل ہے اور غیر محدود اس لئے خدا کا حصول کبھی کامل نہیں ہوتا۔

بچہ کی ماں محدود ہے۔ اس لئے وہ اس وقت تک روتا ہے جب تک کہ ماں سے نہ ملے'

باقی صفحہ 2 پر

توبہ کی انتہا فنا ہے جس کے معنی رجوع کے ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

سانحہ ارتحال

○ مکرم اقبال احمد صاحب نجم ایم اے شاہد سابق مربی سپین حال مربی ضلع اسلام آباد کے والد محترم بابو علی محمد صاحب انبالوی ابن بابو محمد بخش صاحب سابق مینجر ضیاء الاسلام پریس مورخہ یکم جون 1996ء کو بعمر 79 سال 516 بی فیصل ٹاؤن لاہور انتقال فرما گئے۔ ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ اور دو جون 1996ء کو احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں محترم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے جنازہ پڑھایا۔ اور اسی روز بوجہ موصی ہونے کے تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں عمل میں آئی۔ اور قبر تیار ہونے پر محترم مولانا منیر الدین احمد صاحب سابق مربی سویڈن نے دعا کروائی۔ احباب سے موصوف کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم حافظ انیس الرحمان صاحب ابن مکرم احمد علی صاحب ٹیچر (ر) تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کو 26 مئی 96ء کو جرمنی میں دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام "نوید الرحمان" تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب آف ادرحماں حال دارالبرکات ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔

○ مکرم احمد سلطان محمود صاحب ابن مکرم چوہدری احمد جان صاحب ڈیرہ اسماعیل خان کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 8۔ مئی 1996ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت ارسلان احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم سید شفیق احمد بخاری صاحب (سیالکوٹ) کا نواسہ ہے۔ نومولود کی صحت و درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

دعا کے ساتھ مشکل سے مشکل کام بھی آسان ہو جاتا ہے (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

5- احسان 1375 ھش 5 - جون 1996ء

خدا بڑا خزانہ ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

1 پوری تبدیلی زندگی میں جب تک نہ آوے تب تک جنگ رہتی ہے اور لوامہ تک یہ جنگ ہے جب یہ ختم ہوئی تو پھر دار النعیم میں آجاتا ہے۔ اس وقت اس کا ارادہ خدا کا ارادہ اور اس کی مرضی خدا کی مرضی ہوتی ہے اور وہ ان باتوں میں لذت اٹھاتا ہے جن سے خدا خوش ہوتا ہے۔ ایک عارف جس کی خدا سے ذاتی محبت ہو جائے تو اگر خدا اسے بتلا بھی دے کہ تو دوزخی ہے خواہ عبادت کر خواہ نہ کر تو اس کی خوشی اسی میں ہوگی کہ خواہ دوزخ میں جاؤں مگر میں ان عبادات سے رک نہیں سکتا جیسے افیونی کو جب افیون کی عادت ہو جاتی ہے تو اسے کیسی ہی تکالیف ہوں اور خواہ وہ گھلتا ہی جائے مگر افیون کو نہیں چھوڑتا۔ جس طرح دنیا میں نوجوانوں کو ہم دیکھتے ہیں کہ ان کو ایک دھن جب لگ جائے تو خواہ والدین کتنا روکیں منع کریں مگر وہ کسی کی نہیں سنتے اور اس دھن کی خوشی میں تکالیف کا بھی خیال نہیں ہوتا۔ ایسا ہی اس (صاحب ایمان) عارف کامل کا حال ہوتا ہے کہ اسے اس بات کا خیال بھی نہیں ہوتا کہ اجر ملے گا یا نہیں۔ یہ مقام آخری مقام ہے جہاں سلوک کا سلسلہ ختم ہوتا ہے اور اس کے سوا چارہ نہیں۔ اس حالت میں اس کا جوش کسی سہارے پر نہیں ہوتا۔ کیونکہ جب تک انسان کسی سہارے سے کام کرتا ہے تو ممکن ہے شیطان اس میں کسی وقت دخل دیوے۔ مگر یہاں ذاتی محبت کے مقام میں سہارا نہیں ہوتا جیسے ماں اور بچے کے جو تعلقات ذاتی محبت کے ہیں ان میں انسان تفرقہ نہیں ڈال سکتا۔ ماں کی فطرتی محبت ایک دوسرے سے ملاتی ہے مثل مشہور ہے "ماں مارے اور بچہ ماں ماں پکارے" اسی طرح اہل اللہ خدا کی مار کھا کر کہاں جاسکتے ہیں۔ بلکہ مار پڑے تو وہ ایک قدم اور بڑھاتے ہیں دوسرے تعلقات میں خدا کی محبت کا جلال زور کے ساتھ نازل نہیں ہوتا جیسے انسان کسی کو اپنا نوکر سمجھتا ہے اور خیال ہوتا ہے کہ یہ نوکری اسی لئے کرتا ہے کہ اس کی اجرت ملے تو اس کی طرف محبت کامل سے التفات نہیں ہوتا اور وہ ایک نوکر شمار ہوتا ہے۔ مگر جب کوئی شخص خدمت کرتا ہے اور آقا کو معلوم ہو کہ یہ نوکری کی خواہش سے نہیں کرتا تو آخر کار بیٹوں میں شمار ہوتا ہے۔

خدا بڑا خزانہ ہے۔ خدا بڑی دولت ہے۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 559، 560)

2 ہم اپنے خدا تعالیٰ پر یہ قوی ایمان رکھتے ہیں کہ وہ اپنے صادق بندہ کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ حضرت ابراہیم کی طرح اگر وہ آگ میں ڈالا جائے تو وہ آگ اس کو جلا نہیں سکتی۔ ہمارا مذہب یہی ہے کہ ایک آگ نہیں اگر ہزار آگ بھی ہو تو وہ جلا نہیں سکتی۔ صادق اس میں ڈالا جاوے تو ضرور بچ جاوے گا۔ ہم کو اگر اس کام کے مقابلہ میں جو خدا تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے۔ آگ میں ڈالا جاوے' تو ہمارا یقین ہے کہ آگ جلا نہیں سکے گی اور اگر شیروں کے پنجرہ میں ڈالا جاوے تو وہ کھا نہ سکیں گے۔ میں یقیناً کہتا ہوں کہ ہمارا وہ خدا نہیں جو اپنے صادق کی مدد نہ کر سکے' بلکہ ہمارا خدا قادر خدا ہے جو اپنے بندوں اور اس کے غیروں میں مابہ الامتیاز رکھ دیتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو پھر دعا بھی ایک فضول شئے ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو کچھ میں خدا تعالیٰ کی نسبت بیان کرتا ہوں اس کی قوتیں اور طاقتیں اس سے بھی کروڑ در کروڑ درجے بڑھ کر ہیں جن کو ہم بیان نہیں کر سکتے۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 218)

جو کچھ مجھے دنیا نے دیا ہے وہ ہے قرضہ
لازم ہے کہ میں اس کو بہرطور اتاروں
جو کچھ ہے مرے پاس وہ میں دے کے رہوں گا
اِس فرض پہ جی چاہتا ہے جان کو واروں

ابو الاقبال

○

ناگاہ تیرے درد سے جو دھیان ہٹ گیا
طوفاں جو آنسوؤں کا اٹھا تھا پلٹ گیا

دریا بھی فیض یاب ہے صحرا بھی فیض یاب
کیا غم کہ اب جو درد کا بادل بھی چھٹ گیا

جس عرصۂ حیات پہ منزل کا تھا گماں
وہ عرصۂ حیات مسافت میں کٹ گیا

اس روشنی میں بس قدو قامت پہ رکھ نظر
سائے کا کیا ہے گھٹ کے بڑھا' بڑھ کے گھٹ گیا

منزل نے اس کے بارہا بڑھ کر لئے قدم
رستے کی کلفتوں کے مقابل جو ڈٹ گیا

اب کیا کسی کو اس کا وہ چہرہ دکھائے گا
خود آئینہ جو گردِ کدورت سے اَٹ گیا

راہوں کی ٹھوکروں کو دعا دیجئے کہ شآد
کتنے تھے غم کہ جن سے میرا دھیان بٹ گیا

غفار شاد

بقیہ صفحہ 1

لیکن جب ماں مل گئی تو پھر وہ اس کی تلاش ختم کر دیتا ہے۔ مگر چونکہ خدا کی معرفت محدود نہیں کہ انسان کہدے کہ میں آخری حد کو پہنچ گیا ہوں۔ اس لئے خواہ انسان کتنا ہی عرفان میں بڑھ گیا ہو۔ تب بھی جس طرح بچہ ماں کے بغیر صبر نہیں کر سکتا۔ اسی طرح انسان بھی ہاتھ بلند کر کے یہی کہے گا (ہمیں سیدھی راہ پر چلا) ماں سے بچھڑے ہوئے بچے کی یہی پکار ہوتی ہے کہ میری ماں کہاں ہے خواہ اس کو ہزار چیزیں دیجائیں تو بھی وہ یہی کہا کرتا ہے۔ کہ میں اماں کے پاس جاؤں گا۔ ایسی حالت میں اس بچہ کے سامنے ہزار باتیں کرو اس کو مختلف نظارے دکھاؤ۔ دروازے کھٹکھٹاؤ۔ ستارے دکھاؤ۔ اس سے ذرا سی دیر کے لئے تو خاموش ہو جائے گا۔ مگر فوراً اپنی اصلی بات یاد کر کے وہی مطالبہ کریگا کہ میں نے اپنی ماں کے پاس جانا ہے

اسی طرح ہر (صاحب ایمان) کی پکار یہی ہوتی ہے۔ ہاں وہ (صاحب ایمان) جو خدا کو سارے جہاں سے زیادہ محبت کرنے والا اور شفیق خیال کرتا ہے اس کی ہر دم یہی آواز ہوتی ہے کہ مجھے اپنے خدا کو پانا ہے۔

ہاں اس بچہ کی پکار اور اس (صاحب ایمان) کی پکار میں ایک فرق ہوتا ہے اور وہ یہ کہ بچہ تو غیروں سے کہتا ہے کہ مجھے ماں تک پہنچاؤ' لیکن (صاحب ایمان) کہتا ہے (-) میں نے تو تیرے پاس آنا ہے۔ مجھے تو تیرے سوا کوئی ٹھکانا میسر نہیں آتا۔ وہ دوسرے کا ممنون احسان نہیں ہونا چاہتا۔ بلکہ اس کو پکارنے کے لئے اور اس کو پانے کے لئے اسی کو پکارتا ہے۔

پس جو شخص دیکھے کہ اس کے دل سے (ہمیں سیدھے راستے پر چلا) کی صدا پیدا نہیں ہوتی۔ اس کا دل تاریکی میں ہے اور اس کی ایمانی حالت کمزور ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمیں مضبوط ایمان عطا فرمائے"

(از خطبہ ۲۰- دسمبر ۱۹۱۸ء)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مستجاب

حضرت امام جماعت الثانی نے فرمایا:-

میں نے جو یہ کہا ہے کہ خدا تعالیٰ سو کی سو دعائیں ہی سنتا ہے اس سے بعض لوگوں کو خیال پیدا ہو گا کہ خدا تعالیٰ کہاں ساری دعائیں سنتا ہے اس سوال پر میں ابھی روشنی ڈالوں گا۔ لیکن اس سے پہلے میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ دعامیں جہاں ابتدا میں یہ ضروری ہے کہ انسان کو یہ یقین ہو کہ خدا کے سوا کوئی کچھ نہیں کر سکتا اور یہ بھی یقین ہو کہ وہ میری ہر اک دعا ضرور سن لے گا وہاں انتہا کے لئے بھی دو ضروری شرطیں ہیں۔ اول تضرع ہو دوئم اعتماد ہو۔ تضرع ہو اس احساس پر کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ایسا بے بہا خزانہ ملا ہوا ہے کہ اس سے جو چاہوں مانگ لوں۔ اور اعتماد ہو اس امر پر کہ جو دعا کی گئی وہ قبول ہو گی۔ اگر کسی دعا کا نتیجہ ہمارے منشاء کے مطابق نہ نکلے تو بھی یہی یقین ہو کہ وہ دعا سنی گئی ہے۔ دعا سنی ہی جب جاتی ہے جب انسان اس درجہ پر پہنچ جائے پھر اس کی ہر ایک دعا سنی جاتی ہے۔ ایک شخص جس کا بیٹا بیمار ہو وہ دعا کرتا ہے کہ الٰہی میرا بیٹا بچ جائے وہ دعائیں کرتا کرتا نڈھال ہو جاتا ہے کہ فرشتہ اترتا ہے اور اس کے بیٹے کی روح قبض کر کے لے جاتا ہے اس کے بعد وہ اپنے بیٹے کی لاش اٹھاتا ہے اور قبر میں دفن کر آتا ہے مگر باوجود اس کے اسے یقین ہونا چاہئے کہ اس کی دعا سنی گئی۔ اگر اسے یہ یقین نہیں تو پھر اس کی کوئی دعا نہیں سنی جائے گی۔ اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے بندے کو یہ سکھایا ہے کہ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے تمام جہانوں کو پالنے والا یعنی سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ اور جب خدا تعالیٰ اپنے ہر فعل میں تعریف کا مستحق ہے تو یہ کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ اس نے کسی انسان پر ظلم کیا ہے۔ اس موقعہ پر میں ایک مثال سناتا ہوں۔

رام پور کے ایک سابق نواب صاحب تھے جو چاچڑاں والے بزرگ خواجہ غلام فرید صاحب کی مجلس میں بیٹھے تھے' باتوں باتوں میں لوگوں نے یہ ذکر شروع کر دیا کہ آتھم کے متعلق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پیش خبری پوری نہیں ہوئی۔ نواب صاحب نے بھی ان کی ہاں میں ہاں ملائی۔ اس پر خواجہ غلام فرید صاحب جوش میں آ گئے اور انہوں نے کہا کہ اندھا ہے۔ جو یہ کہتا ہے کہ آتھم کے متعلق حضرت مرزا صاحب کی پیش خبری پوری نہیں ہوئی۔ میں تو اس کی لاش دیکھ رہا ہوں۔ پس جب تک انسان کو یہ اعتماد نہ ہو کہ خدا تعالیٰ نے اس کی دعا سن لینی ہے۔ اس وقت تک اس کی دعا نہیں سنی جاتی۔ اور جسے یہ اعتماد ہو اس کی دعا ضرور سنی جاتی ہے۔ خواہ جس شخص کے لئے اس نے دعا کی ہو اس کی لاش خود دفن کر کے آیا ہو۔

دیکھو رسول کریم ﷺ نے ہر ایک مومن کو عبادت میں یہ سکھایا ہے کہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی حمد کی اس کی دعا اللہ تعالیٰ نے سن لی۔ اب جس شخص کو اس پر ایمان ہو اسے خواہ ظاہری آنکھوں سے اس کی دعا قبول ہوتی نظر نہ آئے تو بھی یہی کہے گا کہ میری آنکھیں غلطی کر سکتی ہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ خدا تعالیٰ نے دعا نہ سنی ہو۔ اس نے دعا ضرور سن لی ہے۔ حضرت مسیح ناصری کے متعلق ایک واقعہ لکھا ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا۔ جب اس سے پوچھا گیا تو اس نے کہا خدا کی قسم میں نے چوری نہیں کی۔ اس پر انہوں نے کہا میری آنکھیں جھوٹی ہیں۔ مگر تو سچا ہے۔ پس خدا تعالیٰ کے بندے تو بندوں کے متعلق بھی نہیں کہتے کہ تم جھوٹے ہو پھر وہ خدا کے لئے کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ (اللہ تعالیٰ کی پناہ) جھوٹا ہے۔ پس ہر حالت میں یہ سمجھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ نے دعا سن لی ہے۔ ایک اور جگہ آتا ہے (-) یعنی خدا تعالیٰ سے تعلق رکھنے والا ابتدا میں خدا تعالیٰ کی حمد کرتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ خدا اس کی دعا سنتا ہے۔ اور آخر میں بھی حمد کرتا ہے کیونکہ سمجھتا ہے کہ خدا نے اس کی دعا سن لی۔ یہی اصل مقام ہے جس پر جب انسان پہنچ جاتا ہے تو اس کی ہر ایک دعا سنی جاتی ہے۔

اب میں یہ بتاتا ہوں کہ وہ کیا بات ہے کہ سنی ہوئی دعا نظر نہیں آتی۔ وہ بھی سن لی جاتی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ حقیقی خیر خواہ وہ ہوتا ہے جو ایسا کام کرے جس میں دوسرے کا فائدہ ہو۔ ایک نادان بچہ اگر ماں سے کہے کہ مجھے سنکھیا کھلا دو تو کیا وہ کھلا دے گی۔ ہرگز نہیں۔ اور جب ماں اپنے بچے کی یہ بات نہیں سنے گی تو ہم یہی کہیں گے کہ اس نے بچے کی بات سن لی۔ کیونکہ بچے کی خواہش تو یہ تھی کہ اس کو فائدہ حاصل ہو اور جب فائدہ اسی صورت میں پہنچا کہ اس کی بات نہ مانی گئی۔ اسی طرح خدا تعالیٰ سے دعا کرنے کے لئے بندے کی اصل غرض یہی ہوتی ہے کہ انسان فائدہ اٹھائے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تمہیں یہ یقین ہو کہ خدا تمہاری دعا ضرور سنے گا تو ہم ضرور تمہیں ہر موقعہ پر تباہ ہونے سے بچا لیں گے۔ اگر کسی کو ملیریا بخار چڑھا ہوا ہو اور وہ کونین مانگے تو اسے کونین دینا اس کے لئے مفید ہو گا۔ لیکن اگر تپ محرقہ ہو اور کونین مانگے تو اس صورت میں کونین دینا اس کی بات نہ سننا ہو گی۔ اور اگر نہ دی جائے تو سننا ہو گی۔ اس کی کونین مانگنے سے غرض مرنا تھی یا صحت حاصل کرنا تھی۔ یقیناً اس کی غرض صحت حاصل کرنا ہو گی۔ اور اس کے لئے ضروری ہو گا کہ اسے کونین نہ دی جائے اور اس طرح اس کی بات سنی جائے۔ اسی طرح جو شخص اپنے بیٹے کی زندگی کے لئے دعا کرتا ہے میں اس کی مثال لیتا ہوں بیٹے کی زندگی کی اس لئے خواہش کی جاتی ہے کہ انسان کا دنیا میں نام قائم رہے لیکن اگر وہ بیٹا رہتا تو ممکن ہے کہ کافر ہو کر مرتا۔ اب جو اس کی زندگی کے لئے دعا کی جاتی ہے وہ خدا تعالیٰ نے اسے ایمان پر وفات دے کر قبول کر لی۔ پس (مجھے پکارو میں تمہارا جواب دوں گا) میں خدا تعالیٰ نے یہ وعدہ نہیں کیا کہ جو کچھ مانگا جائے گا وہ انعام کے طور پر دے دے گا۔ بلکہ یہ فرمایا ہے کہ اصل چیز دے گا۔ اس طرح ہر ایک دعا اصلیت کے لحاظ سے ضرور سنی جاتی ہے اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ تمام دعائیں نہیں سنی جاتیں یہ صحیح نہیں' بلکہ حقیقت یہ ہے کہ دعائیں سب سنی جاتی ہیں۔ جو شخص اس کا انکار کرتا ہے اس کی آنکھیں ٹھیک نہیں۔ اس کے کان ٹھیک نہیں اور وہ خود جھوٹا ہے اور اگر کسی کو ایک سیکنڈ کے لئے بھی یہ شبہ ہوتا ہے کہ اس کی کوئی دعا سنی نہیں جائے گی تو اس کے سب کئے کرائے پر پانی پھر گیا۔ ہمیشہ یہی یقین ہونا چاہئے کہ خدا تعالیٰ نے اس کی ہر ایک دعا سن لی اور ضرور سن لی۔ جب انسان اس مقام پر پہنچ جائے تو پھر نام کے لحاظ سے بھی اس کی بہت سی دعائیں سن لی جاتی ہیں۔

یاد ماضی — تاریخ احمدیت جلد 4

مدرسہ احمدیہ قادیان کا انتظام

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے ستمبر 1910ء میں انجمن کو توجہ دلائی کہ اس مدرسہ کا انتظام یا تو مدرسہ احمدیہ کے مدرس اول (ہیڈ ماسٹر) کی زیر نگرانی ہو یا کسی اور موزوں شخص کو اس کا ناظم مقرر کیا جائے۔ اس پر صدر انجمن نے مدرسہ کا پورا انتظام آپ ہی کے سپرد کر دیا اور فیصلہ کیا کہ مدرسین کو انتظام معاملات میں کوئی دخل نہ ہو گا باوجودیکہ آپ کی دوسری دینی مصروفیات بہت تھیں اور انتظامی امور میں کوئی خاص تجربہ بھی نہ تھا مگر آپ نے محض قومی خدمت کی خاطر اس بار گراں کو اٹھانا منظور کر کے مدرسہ کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ستمبر 1910ء سے مارچ 1914ء تک افسر مدرسہ احمدیہ رہے۔ آپ کا دور مدرسہ احمدیہ کی تاریخ میں ایک سنہری دور کہلانے کا مستحق ہے آپ سے قبل مدرسہ انتہائی ناقص حالت میں تھا۔ مگر آپ کے آتے ہی اس کی قسمت جاگ اٹھی اور تھوڑے ہی عرصہ میں اس کی کایا پلٹ گئی۔

مدرسہ احمدیہ کی ترقی کے لئے زریں خدمات چنانچہ شیخ محمود احمد صاحب عرفانی مدرسہ احمدیہ کے اس سنہری دور کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "مدرسہ ہائی کے ساتھ جب تک مدرسہ احمدیہ رہا اس کی حالت بالکل ایک لاوارث چیز کی سی تھی طالب علموں کے پاس پورے طور پر کمرے بھی نہ تھے۔ مدرسوں کے پاس اچھی کرسیاں تک نہ تھیں۔ بعض کلاسیں زمین پر چٹائیاں بچھا کر گزارہ کرتی تھیں۔ ایک دفعہ ایسا بھی ہوا کہ نہ امتحان ہوا اور نہ کلاس بندی ہوئی۔ بالکل لاوارثی کی سی حالت تھی اس بے کسی کے زمانہ میں حضرت محمود...... مدرسہ احمدیہ کے لئے فرشتہ بن کر ظاہر ہوئے۔ مدرسہ احمدیہ کی نظامت آپ کے سپرد ہوئی وہ مدرسہ احمدیہ جس کی ڈوبتی کشتی ایک دفعہ آپ پہلے بچا چکے تھے۔ اب آپ نے اسے اپنے مضبوط ہاتھوں میں لے لیا۔

آپ کا وجود مدرسہ احمدیہ کے لئے ایک مجسم رحمت تھا۔ آپ نے پست خیال طالب علموں کے اندر علو ہمتی پیدا کرنے کے لئے متعدد طریق اختیار فرمائے۔ آپ نے حکماً طالب علموں کو زمین پر بیٹھ کر پڑھنے سے منع فرمایا۔ کیونکہ اس سے پست خیالی پیدا ہوتی ہے۔ طالب علموں کو فن خطابت سکھانے کے لئے جلسوں اور لیکچروں کا انتظام فرمایا۔ ہر جمعرات کو نصف دن تعلیم ہوتی تھی اور باقی نصف وقت تعلیم میں خطابت ہوتی تھی۔

لڑکوں کے بورڈنگ ہاؤس کی صفائی کا خاص اہتمام ہونے لگا۔ ہر ماہ میں ایک دفعہ لازماً آپ بورڈنگ۔ واٹر ہاؤس۔ کچن اور بیت الخلاء کی صفائی کا ملاحظہ فرماتے۔

عربی مدرسوں کے طالب علموں میں ایک قسم کی پستی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کو دور کرنے کے لئے آپ خود وقتاً فوقتاً تقریریں فرماتے اور ان کو ابھارتے۔ مدرسہ احمدیہ کے طالب علموں کے لئے کھیلنے کے لئے کوئی الگ فیلڈ نہ تھی۔ آپ نے ان کے لئے فیلڈوں کا انتظام کیا۔ تاکہ آئندہ بننے والے علماء صرف ملاں ہی نہ ہوں۔ بلکہ ہر طرح چاق و چوبند ہوں۔

مدرسہ ہائی کے پاس تو ایک قیمتی لائبریری تھی۔ جس سے طالب علم فائدہ اٹھاتے تھے۔ مگر

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادی طیبہ صدیقہ بیگم نواب مسعود احمد خان

ہماری دونوں ماؤں کا آپس میں سلوک

بہت مدت سے یہ خیال میرے دماغ میں آرہا تھا کہ میں اپنی دونوں والدہ کے آپس کے سلوک کے متعلق کچھ لکھوں۔ اس عرصے میں ایک عزیزہ کا فون ملا کہ "آپ لکھا کریں" بس اس نے یہ تحریک کردی۔

پہلے میں آپ سے اپنی بڑی والدہ اور اپنی والدہ کا تعارف کروا دوں میری بڑی والدہ میرے ابا جانی (ڈاکٹر میر محمد اسماعیل) کی پھوپھی کی بیٹی تھیں۔ اور جس وقت شادی ہوئی ہے وہ احمدی نہیں تھیں حضرت بانی جماعت احمدیہ نے خود اس رشتہ کی تحریک فرمائی جیسا کہ سیرت...... میں آیا ہے میرے ابا جان پہلے راضی نہیں ہوتے تھے لیکن حضرت بانی سلسلہ کے خط کے بعد راضی ہو گئے اور چونکہ حضرت بانی سلسلہ نے خود یہ رشتہ کروایا تھا آپ نے بیعت بھی کرلی۔ اور ہمارے اور سارے خاندان کے لئے بے حد نافع وجود ثابت ہوئیں۔ انہیں ہم "اچھی ماں" کہتے تھے اس لئے اب میں اسی نام سے لکھوں گی۔ ان کے چونکہ کوئی اولاد نہ ہوئی اس لئے ہمارے والد نے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے زمانے میں انہیں کی کوششوں سے دوسری شادی کی۔ جس سے خدا تعالیٰ کے فضل سے سات لڑکیاں اور تین لڑکے ہوئے بات آپس کے سلوک کی کرنی ہے۔ ہماری اچھی اماں کہتی تھیں کہ جب ہمارے ابا جان نے دوسری شادی کی تو بہت سی عورتوں نے کہا کہ تم نرسنگ سیکھ لو۔ اس زندگی کا کیا فائدہ۔ لیکن کہتی تھیں کہ میں نے ارادہ کرلیا تھا کہ جو عزت اپنے خاوند کے گھر میں ہے وہ اور کہیں نہیں اسی نظریہ کے ماتحت انہوں نے اپنی سوکن کو اپنی چھوٹی بہن سمجھ کر بہت محبت اور پیار سے رہنا شروع کردیا۔ حالانکہ وہ خاندان کی بیٹی تھیں۔ رعب اور دبدبہ بھی تھا۔ لیکن پہلے انہوں نے اپنے آپ کو جھکایا۔ اور ہم نے یہ دیکھا کہ ہماری والدہ سے بے انتہا اچھا سلوک اور ان کی ساری اولاد کو ہمیشہ اپنی اولاد سمجھا۔ بلکہ تین بچوں کو تو مکمل اپنے پاس رکھ کر پرورش کیا۔ اور لطیفہ والی بات تو یہ ہے کہ ہر بچہ چھوٹی عمر میں یہ سمجھتا تھا کہ میں اچھی اماں کا ہوں اور باقی سب اماں کے ہیں۔ کسی کو کسی قسم کا احساس نہیں ہونے دیا۔ ہم نے اپنے بچپن یا ہوش میں کبھی اپنے گھر میں سوتیلے کا لفظ نہیں سنا تھا۔ کیونکہ ہم انہیں ماں سے بھی بڑھ کر سمجھتے تھے۔ سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ بیعت کافی دیر کے بعد کی لیکن وہ اپنے آپ کو بیعت میں ہی سمجھتی تھیں۔ کبھی کسی بچے کو شبہ بھی نہیں ہوا کہ انہوں نے بیعت بعد میں کی تھی۔ دوسری طرف میری والدہ نے چونکہ وہ بعد میں آئی تھیں یہ طریقہ اختیار کیا۔ ان کا ادب واحترام بہت کیا۔ اور بے انتہا سادگی اختیار کرلی۔ کہ انہیں کسی قسم کا میری وجہ سے رنج نہ ہو۔ جب صاحب اولاد ہوئیں تو اپنی پہلی بچی اپنی مرضی سے ان کی گود میں پلنے کے لئے دی۔ اس کے بعد (جو اللہ چاہے) بچوں نے ترقی کی اور جب لڑکیاں بڑی ہو گئیں تو انہیں کار میں ڈرائیور کے ساتھ سکول چھوڑنے جانا اور لانا۔ اس قسم کے سب کام اچھی اماں کے سپرد تھے کیونکہ ہماری اماں گھر داری اور بچوں کی وجہ سے یہ کام نہیں کر سکتیں تھیں حضرت اماں جان سے دونوں کو بہت محبت تھی۔ بلکہ ایک دفعہ حضرت اماں جان اچھی اماں اور میری اماں تینوں ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے۔ میرے ابا جان نے اماں جان کو مخاطب کرکے کہا "آپا آپ کی خدمت کے لئے شوکت (اچھی اماں) کو لایا ہوں اور شوکت کی خدمت کے لئے لطیف (میری اماں) کو لایا ہوں۔ تینوں ہنسنے لگ گئیں۔ آجکل کے زمانہ میں کوئی اس طرح کہے تو شائد سب برا مان جائیں۔

پہلا دھکا جو ان دونوں کو زندگی میں لگا وہ میرے ابا جان کی وفات تھی۔ دوسرے ایک ماہ اور کچھ دن کے بعد قادیان سے لاہور آنا ہوا۔ ہمارا چھوٹا بھائی اس وقت آٹھ سال کا تھا۔ اتنا بڑا انقلاب۔ بچوں کو سنبھالنا۔ قریب پھر تو یوں لگتا تھا کہ دونوں ایک ہی ہیں۔ اتنا سلوک اتنا سلوک کہ میں نے سوکنوں میں تو دیکھا نہیں۔ ہماری اچھی اماں ہمیں سمجھانے کے لئے جو مرضی کہتیں۔ نہ ہماری اماں نے کبھی برا منایا اور نہ ہمیں یہ کبھی احساس ہوا کہ یہ کوئی اور چیز ہیں۔ اس کے بعد ایک بڑا دھکا حضرت اماں جان کی وفات کا لگا۔ اچھی اماں تو یوں بھی ان کی پھوپھی کی بیٹی تھیں لیکن حالت دونوں کی بہت خراب تھی۔ بس ایک دوسرے کو تسلی دیتی تھیں۔

یہ بات میں نے خاص طور پر نوٹ کی ہے کہ جو میری اماں کے رشتہ دار تھے یعنی بھائی بہن' ان کے بچے وغیرہ ان سے اچھی اماں بے انتہا پیار کرتی تھیں گویا کہ وہ اپنے ہی ہیں' جب کبھی ان میں سے کوئی آتا تو چہرہ حقیقی خوشی سے کھل جاتا۔ اسی طرح میری اماں اچھی اماں کے عزیزوں سے بہت محبت کا سلوک کرتی تھیں۔

لاہور سے جب ربوہ آئیں تو امام جماعت احمدیہ ثانی نے اپنی ایک کوٹھی رہائش کے لئے دیدی۔ پہلے تو دونوں کے الگ الگ کمرے تھے لیکن امی سارا دن اکٹھی تھیں۔ پھر ایک دفعہ اچھی اماں بہت بیمار ہوئیں تو اماں انہیں اپنے کمرے میں لے آئیں۔ بس پھر دونوں نے اکٹھے ایک ہی کمرے میں رہنا شروع کردیا۔

ہمارے ایک بزرگ کی وفات ہوئی۔ صدمہ دونوں کو بہت سخت تھا۔ میری اماں نے کئی وقت سے کچھ کھایا نہیں تھا۔ اچھی اماں کو حالانکہ اتنا ہی صدمہ تھا۔ لیکن اس خیال سے کہ میں بڑی ہوں انہیں کچھ کھلا دوں۔ کھانا لے کر آئیں کہ لطیف کچھ کھالو۔ لیکن اماں نے کھانے سے انکار کردیا۔ اس پر کہنے لگیں اچھا اگر تم نہیں کھاتیں تو میں بھی نہیں کھاتی۔

مجھے یاد ہے جب میں چھوٹی تھی ان دنوں تو کپڑے گھر میں سینے کا رواج تھا۔ اچھی اماں جہاں کہیں بھی جاتیں وہاں سے کپڑوں کے ڈیزائن وغیرہ اچھی طرح دیکھ کر آتیں اور آکر اماں کو Draw کرکے بتاتیں۔ پھر ہمارے کپڑے اسی ڈیزئن پر سلتے۔ یہ نہیں کہ ہماری اماں کو کچھ آتا نہیں تھا۔ وہ تو ہر کام میں ماہر تھیں۔ بس آپس میں اتفاق تھا جو اس طرح مل جل کر کام کرتی تھیں۔

ہماری اماں کو ہمارے ابا جان نے خدمت خلق کے کام پر لگایا ہوا تھا۔ خاندان میں کسی کے بچہ ہوتا تھا یا کوئی بیمار ہوتا تھا تو اپنے ساتھ لے کر جاتے تھے اور تیمارداری کرواتے تھے۔ یہاں تک کہ بعض دفعہ انہیں وہاں کئی کئی دن رہنا پڑتا تھا۔ اتنے دن مکمل گھر داری اور بچوں کو سنبھالنے کا کام اچھی اماں بہت خوشی سے کرتی تھیں۔

میری اماں بہت ہی صابر تھیں۔ اتنا صبر میں نے بہت کم دیکھا ہے۔ ہمارے ابا جان نے کبھی جو اپنی "وصیت" نظم لکھی ہے اس میں ان کے صبر کا ذکر ہے۔ انہیں آخر میں دل کی بیماری تھی۔ لیکن بہت ہی اعلیٰ نمونہ صبر کا دکھایا۔ اس وقت بھی جب وہ ہسپتال میں تھیں ایک دوسرے کا دونوں خیال رکھتی تھیں۔ ان کی وفات کے بعد اچھی اماں نے بہت اکیلا پن محسوس کیا۔

اچھی اماں کو ہم سب کے بچوں سے بے انتہا محبت تھی۔ میری بیٹی چھوٹی تھی۔ میری بھانجی اور حضرت چھوٹی آپا کے دونوں نواسے چھوٹے تھے۔ شام کو سب جمع ہوتے تو کھانے کی مختلف چیزیں۔ بسکٹ مٹھائی وغیرہ الگ الگ پڑیوں میں باندھ کر ان کے لئے رکھی ہوتی تھی۔ جو بچہ آتا تھا ہر ایک کی پڑیا اسے دے دیتی تھیں۔

اچھی اماں بے حد دعا گو تھیں۔ اکثر لوگوں کو تو معلوم بھی نہیں ہوگا۔ خاموش دعائیں کرنے والی تھیں۔ ہر وقت دعائیں پڑھتی رہتی تھیں۔ ایک دفعہ مجھے کوئی بہت پرابلم تھی میں نے دعا کے لئے کہا تو رو پڑیں۔ اور کہنے لگیں "تم لوگ مجھے دعا کے لئے نہ کہا کرو" میں تو تم سب کے لئے بہت دعا کرتی ہوں دعائیں پڑھنے کی اتنی عادت تھی کہ جب مرض الموت میں بے ہوش تھیں دو تین دن کے بعد ڈاکٹروں نے ٹیوب سے غذا دلوائی۔ غذا کے اندر جاتے ہی کچھ طاقت جو آئی تو بے ہوشی میں منہ سے وہی دعائیں لگاتار نکلنی شروع ہو گئیں جو وہ پڑھا کرتی تھیں میں تو اس وقت عش عش کر اٹھی۔

اچھی اماں کی وفات سے قریباً پندرہ دن پہلے چھوٹی آپا کو سندھ جانا پڑا تو انہیں میرے پاس چھوڑ گئیں۔ ان دنوں میں ان کی طبیعت بہت خراب تھی۔ لیکن یہ بھی نہیں لگتا تھا کہ چھوٹی آپا کے آتے ہی فوت ہو جائیں گی میرے میاں زمینوں پر گئے ہوئے تھے۔ ایک دن جو میں کمرے میں گئی تو دعا کررہی تھیں "یا اللہ مریم کو بھیج دے۔ یا اللہ مسعود کو بھیج دے" پتہ تھا میں بہت کمزور طبیعت کی ہوں۔ کتنا میرا خیال تھا۔ اور ہوا بھی یہی کہ چھوٹی آپا دس دن کے بعد آئیں اسی دن اپنے گھر لے گئیں۔ اور اس کے پانچ دن کے بعد وفات ہوگئی۔

اس ضمن میں ایک اور بات بتاؤں کہ میری اماں کی سات بیٹیاں ہیں اور ایسا اتفاق ہوا کہ ان کی وفات کے وقت ساتوں ہی موجود نہیں تھیں۔ میں جو چار ماہ سے ان کے پاس رہ رہی تھی کسی کام سے دو منٹ پہلے گھر گئی تھی صرف میری بھاوجہ ان کے پاس تھیں۔ اور ہماری اچھی اماں کے پاس پانچ دن ان کے مرض الموت میں ساتوں بیٹیاں موجود تھیں۔ بہوئیں بھی تھیں۔ یہ ان کی محبت کا بدلہ خدا تعالیٰ کی طرف سے انہیں ملا تھا' ایک اور واقعہ لکھتی ہوں ایک مکان کسی کا ان کے پاس رہن تھا۔ جس کی رقم کچھ مدت کے بعد ملنی تھی۔ حالانکہ جائیداد میں شرعاً تو ہم لوگ شامل نہیں ہو سکتے لیکن وصیت کر گئی تھیں کہ جب اس مکان کی رقم آئے تو میرے بچوں میں برابر برابر تقسیم کردی جائے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جس طرح اس نے ان دونوں کو اس دنیا میں ساتھ ساتھ بے انتہا سلوک سے رکھا اور بعد میں بھی ساتھ ساتھ ہی رہیں۔ خدا تعالیٰ دونوں کو جنت میں بہت اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

○ مئی میں اطفال کے مطالعہ کے لئے کتاب "سوچنے کی باتیں (حصہ دوم)" مقرر کی گئی ہے۔

2- ششماہی دوم کے مقابلہ سالانہ مضمون نویسی کا عنوان ہے

"جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے"

مضامین مرکز میں ملنے کی آخری تاریخ 31- جولائی 1996ء ہے

3 اگر ابھی تک آپ کے ضلع میں مربیان اطفال کا تقرر نہیں ہوا۔ تو براہ کرم جلد از جلد تقرر فرما کر مطلع فرمائیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ پاکستان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالحلیم سحر- ایم اے (معاشیات)

زرعی ٹیکس

بنیادی طور پر پاکستان ایک زرعی ملک ہے۔ زراعت ملک کی معیشت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ پاکستان کا سبز ہلالی پرچم انہیں لہلہاتے میلوں پر پھیلے ہوئے کھیتوں کی ترجمانی کرتا ہے۔ اگر صحیح منصوبہ بندی جدید ٹیکنالوجی سے استفادہ' زرعی شعبہ کو مراعات' سیم اور تھور کے لئے مناسب اقدامات' دریاؤں کے گرد بند باندھنا اور زمین کا مناسب استعمال کیا جائے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ پاکستان غذائی اجناس کے بارہ میں نہ صرف خود کفیل ہو جائے گا بلکہ زائد پیداوار کرکے دوسرے ممالک کو برآمد بھی کر سکے گا۔

آج کل بین الاقوامی منڈیوں میں خام مال کا بڑا سخت مقابلہ ہے۔ معیار اور کوالٹی کو خاص اہمیت دی جاتی ہے۔ اس بارہ میں بھی خاص اقدامات کی ضرورت ہے۔ اگر مال کی کوالٹی اچھی ہو گی تو قیمت بھی مناسب ملے گی۔ بہرحال ہم زرعی شعبہ میں محنت اور منصوبہ بندی کے ذریعہ اہم مقام حاصل کر سکتے ہیں۔ اب ہم اس اہم مسئلہ کی طرف آتے ہیں جو آج کل معاشی اور اقتصادی ماہرین کے زیر بحث ہے یعنی زرعی ٹیکس کا نفاذ یا زراعت پر ٹیکس لگنا چاہئے یا نہیں۔

اصولی طور پر پاکستان کا ہر شہری اس بات پر متفق نظر آئے گا کہ ہر ایک کو اپنے حصہ کا ٹیکس ادا کرنا چاہئے اس کا تعلق خواہ صنعت سے ہو یا زراعت سے یا سول سروسز سے ہو یا ذاتی کاروبار سے ہو کیونکہ حکومت کے مالیات کا انحصار ٹیکسوں پر ہی ہوتا ہے۔ حکومت کے اپنے اخراجات ہوتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ ترقیاتی اور غیر ترقیاتی اخراجات پر کافی رقم خرچ ہو جاتی ہے۔ ان سے بھی عوام کو ہی فائدہ پہنچتا ہے۔

اگر جائزہ لیا جائے تو زرعی شعبہ بعض براہ راست ٹیکس پہلے سے ہی ادا کر رہا ہے۔ اس میں لینڈ ریونیو ٹیکس ہے یہ ٹیکس فی ایکڑ کے حساب سے لاگو ہوتا ہے اور صوبائی حکومت وصول کرتی ہے۔ یہ ٹیکس فصلوں کے حساب سے فی ایکڑ وصول کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ کئی چھوٹے چھوٹے ٹیکس بھی ہیں مثلاً ترقیاتی سیس وغیرہ ہیں یہ ٹیکس لینڈ ریونیو کا 35% ہے۔ اس کے علاوہ لوکل ریٹ ہیں جو دو روپے فی ایکڑ کے حساب سے وصول کیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھوں محصول چونگی ٹیکس' برتھ ٹیکس۔ میرج ٹیکس وغیرہ یہ ٹیکس لوکل گورنمنٹ کاشت کاروں سے وصول کرتی ہے۔ عشر بھی وصول کیا جاتا ہے جو فصل کی کل پیداوار پر 5% ہے۔ ان کے علاوہ بعض ان ڈائریکٹ ٹیکس ہیں جو کاشت کار ادا کرتے ہیں۔

جبکہ ان کو اپنی فصل کا معاوضہ پوری طرح ادا نہیں ہوتا۔ موازنہ کریں مثلاً اس سال باہر سے جو گندم منگوائی گئی وہ 270 ڈالر فی ٹن کے حساب سے فیکٹری گیٹ پر پڑی جبکہ یہاں کسانوں کو 160 ڈالر فی ٹن کے حساب سے ادائیگی کی گئی۔ اس طرح ملکی کسانوں کو نقصان میں رہنا پڑتا ہے۔ اگر کسانوں کو ان کی پیداوار کا مناسب اور وقت پر معاوضہ ادا کیا جائے تو گندم کی پیداوار اپنے ہدف سے زیادہ ہو سکتی ہے۔ جب اشیاء کی پیداوار زیادہ ہو گی اور کاشت کاروں کو مناسب معاوضہ ملے گا تو ان کی آمدنی میں اضافہ ہو گا اس صورت میں ان پر ٹیکس لگائے جائیں تو وہ بخوشی ادا کریں گے اور گورنمنٹ کی آمدنی میں اضافہ ہو گا۔

بعض کاشت کاروں اور زمین داروں کا خیال ہے کہ ملک میں موثر لینڈ مارکیٹیں وجود میں آئیں یعنی جو زمین دار سب سے زیادہ اچھے طریق سے اس زمین کو استعمال کرے گا تو اس کے پاس وہ ریسورس جانا چاہئے اگر کوئی اپنی زمین کو بہتر طور پر استعمال کرتا ہے اور مزید زمین خریدنا چاہتا ہے اور اس کے پاس ذرائع موجود ہیں تو اسے ایسا کرنا چاہئے۔ اس طرح آہستہ آہستہ لینڈ مارکیٹ وجود میں آئے گی۔ اگر 50' 50 ایکڑ کے فارم بن جائیں تو اس سے ہم زمین سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور پیداوار میں بہت اضافہ ہو سکتا ہے۔ جس سے زمین دار کے مالی حالات بہتر ہوں گے اور وہ اپنے حصے کا ٹیکس ضرور ادا کرے گا۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اگر اس کو مناسب حال مراعات دی جائیں سہولتیں دی جائیں تو وہ ایک بہتر ٹیکس ادا کرنے والا بن جائے گا۔ اور دوسرا زمین صحیح استعمال بھی شروع ہو جائے گا۔ ایک اہم سیکٹر آب پاشی کا نظام ہے۔ پاکستان کا نظام آب پاشی خاص طور پر نہری نظام دنیا کے بہترین نظاموں میں رہا ہے۔ لیکن اس طرف بھی بہت توجہ کی ضرورت ہے ایک تو ضرورت پوری کرنے کے لئے اس نظام کو اور بہتر بنایا جائے اور دوسری طرف نئی نہریں کھود کر اس سے بھرپور فائدہ اٹھایا جائے۔ جب کاشت کار کو پانی مناسب مقدار میں اور مناسب وقت پر ملے گا تو اس کی فصل بہت اچھی ہو گی۔

دوسری طرف ٹیوب ویل زیادہ سے زیادہ لگانے کی طرف توجہ دینی ہو گی۔ زمیندار کی ضرورتیں ساتھ ساتھ پوری ہوتی رہیں۔ جب کاشت کار کو آب پاشی کے لئے بہتر سہولتیں میسر ہوں گی تو وہ لازمی اپنی زمینوں پر زیادہ محنت کرے گا۔ اس کی فصل زیادہ ہو گی تو وہ ٹیکس خوشی سے ادا کرے گا۔

اس کے ساتھ ساتھ کاشت کار کو درج ذیل سہولتیں ملنی چاہئیں کیونکہ ہم اسے کچھ دیں گے تو وہ کچھ واپس کرے گا۔

1- بہترین نظام آب پاشی کی سہولتیں

2- جدید ٹیکنالوجی کے استعمال اور تربیت کی سہولت

3- بہترین بیج مہیا کیا جائے۔

4- آسان شرائط کے ساتھ قرض دیئے جائیں۔

5- اجناس کو منڈیوں تک پہنچانے کے لئے فوری ٹرانسپورٹ (اس میں لنک روڈز کا ملک میں جال پھیلایا جائے)

6- ان کی پیداوار یا فصل کی مناسب قیمت دی جائے۔

7- زائد پیداوار برآمد کرنے کے لئے مراعات دی جائیں۔

8- بین الاقوامی منڈیوں میں رسائی حاصل کرنے کے لئے سہولتیں اور مراعات دی جائیں۔

9- حکومت کے اندر ایک ایسا ادارہ قائم کیا جائے جو صرف اور صرف زرعی شعبہ کا ذمہ دار ہو اور ہر سال اپنی رپورٹ مرتب کرے اور حکومت اور عوام کے سامنے سارے اعداد و شمار پیش ہوں۔

10- اچھے اور محنتی کاشت کاروں کے بچوں کو تعلیم کی خصوصی سہولتیں دی جائیں۔

11- طبی امداد اور سہولتیں ان کے گھروں تک پہنچیں۔

12- بجلی سستی اور مناسب مقدار میں دی جائے۔

13- حکومت اس شعبے کی خود سرپرستی کرے۔

14- ملک میں زرعی فارموں کا جال پھیلا دیا جائے۔

15- زیادہ فصل حاصل کرنے کے لئے تحقیقاتی مراکز کی تعداد میں اضافہ کیا جائے۔

16- اچھی اور بہترین کھاد اور کیڑے مار دوائیوں کے لئے کاشت کاروں کو پریشانی نہ ہو۔

17- زرعی شعبہ کے متعلق اخبارات' رسائل' ریڈیو' TV پر بار بار معلوماتی پروگرام شروع ہوں۔

18- ملک میں سال کے اندر کم از کم دو ملک گیر سیمینار ہوں جس میں زراعت کے موضوع پر مذاکرات ہوں۔

19- زیادہ اور اچھی کوالٹی والی فصل پیدا کرنے والوں کو انعامات دیئے جائیں۔ پاکستان کے لوگ اور سرزمین زرخیز ہے۔ جتنی محنت کی جائے گی اتنا زیادہ حاصل ہو گا۔ خاص طور پر زراعت کے میدان میں بہت زیادہ کام ہونے والا ہے اگر ہم صحیح منصوبہ بندی' لگن' خلوص نیت سے کام کریں تو کوئی بعید نہیں کہ یہ ملک دوسرے ملک اور قوموں کے لئے ایک ماڈل ملک بن جائے اور ہم تمام اہم اجناس میں خود کفیل ہو جائیں بلکہ دوسرے ملکوں کو برآمد کریں۔

جب پیداوار زیادہ ہو گی تو لازمی بات ہے کہ ملک کی معاشی حالت بہتر ہو گی فی کس آمدنی بڑھے گی پھر یقیناً قومی آمدنی میں اضافہ ہو گا۔ اشیاء سستی ہوں گی عوام خوش حال ہوں گے ملک میں ترقی ہو گی۔ تب ملک کا زمین دار اپنے حصے کا ٹیکس ضرور ادا کرے گا کیونکہ اس کو معلوم ہو گا کہ یہ رقم اس پر اور اس کے بچوں پر اور ملک پر خرچ ہو گی ایک بات پر خاص طور توجہ کی ضرورت ہے کہ لوگوں میں ٹیکس ادا کرنے کا قومی شعور پیدا کیا جائے اس بارہ میں باقاعدہ تربیت دی جائے اور معلومات فراہم کی جائیں اور دوسرا ٹیکسوں کا نظام نہایت آسان بنایا جائے ادا کرنے والے کو دقت نہ ہو۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

تم (عبادت) کو سنوارو۔ خدا تعالیٰ کے احکام کو اس کے فرمودہ کے بموجب کرو۔ اس کی نواہی سے بچے رہو۔ اس کے ذکر اور یاد میں لگے رہو۔ دعا کا سلسلہ ہروقت جاری رکھو۔ اپنی (عبادت) میں جہاں جہاں رکوع سجود میں دعا کا موقعہ ہے دعا کرو اور غفلت کی (عبادت) ترک کر دو۔ رسمی (عبادت) کچھ ثمرات مترتب نہیں لاتی۔ اور نہ وہ قبولیت کے لائق ہے۔ (عبادت) وہی ہے کہ کھڑے ہونے سے سلام پھیرنے کے وقت تک پورے خشوع و خضوع اور حضور قلب سے ادا کی جائے۔ اور عاجزی اور فروتنی اور انکساری اور گریہ وزاری سے اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس طرح ادا کی جاوے کہ گویا اس کو دیکھ رہے ہو۔ اگر ایسا نہ ہو سکے تو کم از کم یہ تو ہو کہ وہی تم کو دیکھ رہا ہے۔ اس طرح کمال ادب اور محبت اور خوف سے بھری ہوئی (عبادت) کرو۔

تحریک جدید کے مالی نظام میں تعاون کرنیوالوں کے لئے خوشخبری

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"میں ان کارکنوں کو بھی جنہوں نے تحریک جدید کے کام کو اپنے ذمہ لیا ہوا ہے توجہ دلاتا ہوں کہ ان کو خدا تعالیٰ نے بڑے ثواب کا موقع دیا ہے وہ بھی بیدار ہوں اور اپنے مقام کی عظمت کو سمجھیں انہیں اللہ تعالیٰ نے دوہرے بلکہ تہرے ثواب کا موقعہ عطا کیا ہوا ہے کیونکہ وہ اس چندہ میں خود بھی شامل ہوئے ہیں اور دوسروں سے بھی چندہ وصول کرتے ہیں۔ پس انہیں صرف اپنے چندہ کا ثواب ہی نہیں بلکہ دوسروں سے چندہ وصول کرنے کا بھی ثواب ملتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

دیوگوڑا- بھارت کے نئے وزیراعظم

ہندوستان کی جنوبی ریاست کرناٹک کے وزیر اعلیٰ دیوگوڑا کو ملک کا نیا وزیراعظم نامزد کر دیا گیا ہے۔ انہوں یکم جون کو ہندوستان کے وزیراعظم کے طور پر حلف اٹھا لیا ہے۔ بھارتی صدر ڈاکٹر شنکر دیال شرما نے انہیں لوک سبھا سے 12- جون تک اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے کے لئے کہا ہے۔

دیوگوڑا کا پورا نام ہارڈ ناہالی ڈوڈا گوڑا دیو گوڑا ہے اور اس وقت ان کی عمر 63 سال ہے۔ وہ 18- مئی 1933ء کو کرناٹک کے ہاسن ضلع میں واقع ایک چھوٹے سے گاؤں ہارڈاہالی میں پیدا ہوئے تھے۔ ان کے والد ایک سکول ماسٹر تھے۔ وہ شروع ہی سے اپنے آپ کو "گاؤں کا کسان" کہلانا پسند کرتے تھے۔ انہوں نے اپنا سیاسی کیریئر بطور ایک باغیانہ خیالات رکھنے والے انسان سے کیا۔ جب سب سے پہلے انہوں نے اپنے صوبہ کی اسمبلی سے کے لئے الیکشن لڑنے کے لئے کانگریس (آئی) کا ٹکٹ مانگا تو انہیں انکار کر دیا گیا۔ جس پر انہوں نے یہ انتخاب ایک آزاد امیدوار کے طور پر لڑا اور کامیاب ہوئے۔

وہ پیشہ کے لحاظ سے سول انجینئر ہیں اور انہوں نے سیاست میں اپنی جگہ کارکن کے طور پر کام کرتے ہوئے بنائی اور 1991ء میں لوک سبھا کے ممبر منتخب ہو گئے لیکن 1994ء میں لوک سبھا سے استعفیٰ دے دیا اور اپنے صوبہ کے وزیراعلیٰ چنے گئے۔ اب پھر وہ انہوں نے اپنی ریاست کے وزیر اعلیٰ کے عہدہ سے استعفیٰ دے کر ملک کے وزیراعظم کا عہدہ سنبھال لیا ہے۔ واجپائی جو کہ مجرد تھے کے برخلاف نئے وزیراعظم چار لڑکوں کے باپ ہیں جن میں سے دو سیاست دان ہیں۔ ان لڑکوں کے علاوہ ان کی دو بیٹیاں بھی ہیں۔

دیوگوڑا نہ تو شعلہ بیان مقرر ہیں اور نہ ہی لطیفہ گو۔ وہ بالکل ایک سنجیدہ طبیعت کے مالک ہیں لیکن اس کے باوجود ان پر بی جے پی اور اتحادی پارٹیوں کے علاوہ باقی تمام پارٹیوں کا اعتماد یہ واضح کرتا ہے کہ وہ قیادت کی غیر معمولی صلاحیت رکھتے ہیں۔ وہ نرسیماراؤ کی طرح نہ تو ناول نگار ہیں اور نہ واجپائی کی طرح شاعر ہیں۔ بی- بی- سی نے بتایا کہ وہ پہلے بھارتی وزیراعظم ہیں جنہیں ہندی زبان نہیں آتی۔ اور وہ ابھی لوک سبھا کے رکن بھی نہیں ہیں۔ وہ کسی پر آسانی سے بھروسہ نہ کرنے والے شخص ہیں۔ اور کسی سے مشورہ بھی کم ہی کرتے ہیں۔ اور کسی بھی مسئلے پر تبادلہ خیال سے عام طور پر گریز کرتے ہیں۔

اس وقت سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ کیا متحدہ محاذ کے لیڈران جنہوں نے دیوگوڑا کو اپنا لیڈر منتخب کیا ہے وہ کانگریس کے صدر پی- وی- نرسیماراؤ کی چالوں کا مقابلہ کر سکیں گے۔ اگرچہ کانگریس نے انہیں اپنی غیر مشروط حمایت کا یقین دلایا ہے لیکن اس سلسلے میں کانگریس کی روایات کچھ ایسی نہیں ہیں۔ مبصرین کا خیال ہے کہ اگر وہ ایک سال بھی کانگریس کے ساتھ چل سکے اور ان کے متحدہ محاذ میں انتشار پیدا نہ ہوا تو یہ ان کی بڑی کامیابی ہوگی۔

○○○

جوہری دھماکوں پر پابندی

امریکہ اور اس کی ایسی اتحادی طاقتیں جن کے پاس بے شمار جوہری ہتھیار ہیں عرصہ سے اس کوشش میں ہیں کہ تمام دنیا ایک ایسے معاہدے پر متفق ہو سکے جس کی رو سے کسی بھی ملک کو مزید جوہری دھماکہ کرنے کی اجازت نہ ہو یا دوسرے لفظوں میں ہر قسم کے جوہری تجربات بند کر دئے جائیں۔ لیکن اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ اس وقت جو طاقتیں جوہری ہتھیار رکھتی ہیں ان کی برتری تو قائم رہے گی لیکن کوئی بھی نیا ملک ایٹمی کلب میں شامل نہیں ہو سکے گا۔ اس لئے بہت سارے ملک جو اس کلب میں شمولیت کے خواہش مند ہیں اس معاہدے کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اور اس وجہ سے اس معاہدے پر دستخطوں میں سنگین رکاوٹیں حائل ہیں جن کو دور کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

اس سلسلے میں کچھ عرصہ پہلے ایک معاہدے کا مسودہ پیش کیا گیا لیکن چین اور دوسرے ملکوں کے اعتراضات کی وجہ سے اسے پیش کرنا ممکن نہ ہو سکا۔ اب جوہری دھماکوں پر پابندی کے معاہدے سے متعلق مذاکراتی کمیٹی کے چیئرمین نے معاہدے کا ایک نیا مسودہ جاری کیا ہے۔ تاکہ جن ملکوں کو پرانے مسودہ پر اعتراضات تھے ان کو دور کیا جا سکے اور مقررہ میعاد کے اندر اندر اس پر دستخطوں کا کام مکمل کیا جا سکے۔ لیکن اب بی- بی- سی نے یہ رپورٹ نشر کی ہے کہ اس نئے معاہدے پر بھی دستخطوں میں بے شمار رکاوٹیں حائل ہیں۔ بی- بی- سی کے مطابق پہلے معاہدے پر اختلاف کے ایک ہزار سے زائد نکات تھے۔ اب اس نئے مسودہ میں بھی تمام جوہری تجربات پر مکمل پابندی عائد کی گئی ہے جو کہ کئی ممالک کے لئے ناقابل قبول ہے اور اس وجہ سے وہ اس نئے معاہدے کے مسودے کو بھی منظور کرنے کے حق میں نہیں ہیں۔ چین کا موقف ہے کہ پرامن جوہری تجربات کی اجازت ہونی چاہئے۔ اسی طرح پاکستان اور بھارت کو بھی بہت سارے اعتراضات ہیں۔ جینوا میں پاکستانی سفیر نے کہا ہے کہ نئے مسودے میں جوہری طاقتوں کو اپنے تمام جوہری ہتھیار تباہ کرنے پر مجبور نہیں کیا گیا۔ اور ان تجربات پر پابندی عائد نہیں کی گئی جن میں باقاعدہ دھماکہ نہیں ہوتا۔

○○○

روس کا صدارتی انتخاب

روس میں کمیونسٹ پارٹی کے دوبارہ احیا کی خبروں سے روس کے آئندہ ہونے والے صدارتی انتخابات میں دلچسپی بہت بڑھ گئی ہے۔ روس کے ٹوٹ پھوٹ جانے کے بعد روس میں کمیونزم کے نظام کو ختم کر کے اس کی جگہ سرمایہ دارانہ نظام کو رائج کیا گیا اور خیال ظاہر کیا گیا کہ روس کے تمام مسائل اس جادو کی چھڑی سے حل ہو جائیں گے لیکن اب جبکہ روس میں دوسری بار صدارتی انتخاب ہو رہا ہے یہ تمام مسائل کم ہونے کی بجائے بڑھ گئے ہیں۔ اقتصادی حالت میں کوئی خاص ترقی نہیں ہوئی۔ اور امن و امان کا مسئلہ بھی پیدا ہو گیا ہے دہشت گردی بھی عروج پر ہے اور چوری ڈاکہ اور قتل کی وارداتیں عام ہو گئی ہیں جو کہ کمیونزم کے زمانہ میں بہت کم تھیں۔ مہنگائی اپنے پورے عروج پر ہے۔ ڈالر جو ایک وقت ایک روبل کے برابر تھا اب ہزاروں روبلوں سے بھی ملنا محال معلوم ہوتا ہے۔ ان حالات کی وجہ سے عام پبلک میں پھر سے کمیونزم سے ہمدردی آ گئی ہے۔ اگرچہ صدارتی امیدواروں کی کل تعداد تو گیارہ ہے لیکن اصل مقابلہ بورس یلسن اور جناذی زوکانوف میں ہی ہو گا۔ اور انہی دونوں میں سے ایک آئندہ روس کا صدر منتخب ہو گا۔ تاہم ایک تجزئے میں بتایا گیا ہے کہ دونوں میں سے تا حال کوئی بھی صدر منتخب ہونے کے لئے نصف سے زیادہ ووٹ حاصل نہیں کر سکے گا۔

موجودہ صدر یلسن عارضہ دل کے باعث گزشتہ ایک سال سے سیاسی زندگی سے لاتعلق رہے ہیں جس کے باعث ان کے حریف کمیونسٹ رہنما زوکانوف نے اپنی انتخابی مہم کے لئے ایک مضبوط اور فعال پلیٹ فارم تیار کر لیا ہے۔

اگرچہ صدر یلسن اپنی انتخابی مہم کے دوران لوگوں کو اس بات پر قائل کر رہے ہیں کہ اگر کمیونسٹ رہنماؤں نے پھر روسی اقتدار پر قبضہ کر لیا تو لوگوں کی زندگی اجیرن ہو جائے گی۔ اس لئے اگر انہیں اپنا اور اپنے بال بچوں کا مستقبل عزیز ہے تو انہیں صدر یلسن کو ووٹ دینے چاہئیں۔ اور کمیونسٹ لیڈروں کو اقتدار سے دور رکھنا ہو گا۔

اس کے مقابلہ میں کمیونسٹ لیڈر زوکانوف کا کہنا ہے کہ جب سے یلسن برسراقتدار ہیں روس کے لوگوں کی جان و مال محفوظ رہی ہے نہ ہی کسی علاقے میں امن ہے۔ بلکہ انتشار اور افتراق کی فضا میں روس بکھرتا جا رہا ہے۔ اور چونکہ روس میں مہنگائی اور دیگر حالات اتنے اچھے نہیں ہیں اس لئے عام پبلک زوکانوف کی بات پر دھیان دے رہی ہے۔

لیکن تجزیہ نگاروں کا یہ خیال ہے کہ ابھی بھی بورس یلسن کی پوزیشن بہتر ہے اور اسی وجہ سے کمیونسٹ حلقوں نے انتخابات میں دھاندلی کا شور مچانا شروع کر دیا ہے اور انتخابات ملتوی کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کو اپنی کامیابی پر بھی پورا یقین نہیں ہے۔

○○○

بقیہ صفحہ 3

مدرسہ احمدیہ کے پاس کوئی لائبریری نہ تھی۔ آپ نے اس ضرورت کو سخت محسوس کیا اور اپنی لائبریری سے قیمتی کتابوں کا ایک بڑا مجموعہ جس میں الھلال مصر کے پرچے بھی تھے مرحمت فرمایا۔ اور مزید روپیہ بھی انجمن سے منظور کروایا۔ طالب علم عربی کتابوں کو پڑھتے تھے اور فائدہ اٹھاتے تھے۔

آپ نے مدرسہ احمدیہ کی چوتھی جماعت کو اپنے لئے مخصوص کر لیا اور روزانہ تین چار گھنٹہ اپنا وقت دیتے تھے۔ میں بھی اس کلاس کا طالب علم تھا اور اپنے بخت پر فخر کرتا ہوں۔ کہ مجھے بھی آپ سے نسبت تلمذ حاصل ہے۔ آپ اپنی کلاس کے طالب علموں کی ہر طرح سے تربیت فرمایا کرتے تھے یہ مدرسہ احمدیہ کا موضوع بہت لمبا ہے۔ سردست اختصار سے اس قدر لکھتا ہوں بعض طالب علم مدرسہ میں کرتہ پہن کر آ جاتے تھے۔ ایک دفعہ آپ نے ترجمہ میں ایک فقرہ دیا۔ جو یہ تھا۔ مدرسہ میں بغیر کوٹ پہنے نہیں آنا چاہئے۔ اس فقرہ سے سب لڑکے سمجھ گئے کہ آپ کیا چاہتے ہیں دوسرے دن لڑکے کوٹ پہن کر آ گئے۔

تربیت کا یہ ایک عجیب پہلو تھا۔ ایک دن سکول میں آپ دیر سے تشریف لائے۔ لڑکے باہم ہنسی مذاق کرنے لگے۔ اسی حالت میں آپ تشریف لے آئے۔ آپ نے اس وقت تو کچھ نہ فرمایا۔ تیسرے دن اردو سے عربی کرنے کا جب کام دیا۔ تو حسب ذیل فقرات اس میں درج تھے۔

1- ہنسی مذاق بری چیز نہیں۔
2- مگر کھیل کھیل کے وقت کھیلو۔
3- مدرسہ میں جب آؤ- ایک دوسرے کا ادب کرو۔
4- دھکم دھکا مت ہو۔
5- کسی کے کندھے پر ہاتھ مت رکھو۔

لڑکوں نے عربی میں ترجمہ تو کیا مگر اس کے ساتھ ہی اپنی اصلاح کر لی۔ رات کو آپ لڑکوں کو سٹڈی کی حالت میں دیکھنے کے لئے تشریف لاتے۔ الغرض مدرسہ احمدیہ آپ کی پوری توجہ سے بڑھتا چلا گیا۔ اور سلسلہ میں جس قدر کام

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرنے والے علماء آج نظر آتے ہیں وہ آپ کی توجہ اور محنت کا نتیجہ ہیں۔"

مدرسہ احمدیہ کے نظام تعلیم کو ٹھوس اور مستقل بنیادوں پر قائم کرنے کے لئے آپ نے سب سے اہم قدم یہ اٹھایا کہ اوائل 1912ء میں اپنے خرچ پر ہندوستان کا ایک لمبا دورہ کیا۔ جس میں دیو بند۔ سہارنپور۔ ندوہ وغیرہ اسلامی مدارس کی تعلیم اور ان کے انتظام کو بغور مطالعہ کیا اور پھر اپنے تجربات کی روشنی میں مدرسہ میں اہم تبدیلیاں کرکے طلباء کے معیار تعلیم کو بلند سے بلند تر کر دیا۔ اس کے بعد آخر 1912ء میں عربی مدارس دیکھنے اور (-) کرنے کے لئے آپ نے مصر و عرب کا سفر بھی اختیار فرمایا۔

1913ء میں آپ کے مشورہ پر سید ولی اللہ شاہ صاحب اور شیخ عبدالرحمٰن صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ کو مصر میں بغرض تعلیم بھجوایا گیا۔ تا وہ عربی تعلیم حاصل کرکے مدرسہ احمدیہ کے لئے مفید وجود بن سکیں۔ قبل ازیں مدرسہ احمدیہ کے طلباء کو نہ مولوی فاضل کا امتحان پاس کرنے کی سہولت تھی نہ انٹرنس تک انگریزی پڑھنے کی آسانی۔ مگر آپ کی توجہ سے مدرسہ احمدیہ کے فارغ التحصیل طلباء کے لئے ہائی سکول میں انگریزی تعلیم کا انتظام ہوا۔ نیز طلباء مدرسین کی مدد سے مولوی فاضل کے امتحان میں شامل ہونے لگے۔ علاوہ ازیں مدرسہ کے نصاب کی تکمیل کے لئے ایک دو سالہ طبی کورس بھی رکھا گیا۔ آپ اپنے اوقات کا اکثر حصہ مدرسہ کی اصلاح میں خرچ کرتے اور اپنے قوم کے بچوں کے لئے تڑپ تڑپ کر دعائیں کرتے تھے۔ آپ نے بورڈنگ کا الگ انتظام کرایا۔ پرائمری سے کم تعلیم رکھنے والے طلبہ کے لئے (یکم مارچ 1911ء سے) سپیشل کلاس کھلوائی۔ آپ طلبہ کی تعلیم میں اس حد تک ذاتی دلچسپی لیتے رہے کہ جب کوئی استاد رخصت پر جاتا تو بعض اوقات خود ہی اس کا مضمون پڑھاتے اور طلبہ میں عربی کا ذوق پیدا کرنے کے لئے عربی میں کلام فرماتے تھے۔

مدرسہ احمدیہ کے لئے آپ کی خدمات کا سلسلہ بہت وسیع ہے۔ مختصراً یہ کہ آپ نے اس دینی درسگاہ کو بام عروج تک پہنچانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ اور مدرسہ نے آپ کے عہد میں حیرت انگیز ترقی کی۔

(از تاریخ احمدیت جلد 4)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

بدھ 5- جون 1996ء

4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی سبق نمبر36(دوبارہ)
5-00 لقائع العرب نمبر36(دوبارہ)
6-00 اراؤنڈ دی گلوب-
ہماری کائنات نمبر25(دوبارہ)
6-30 دیگر پروگرام
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے-
نمبر146(دوبارہ)
8-00 چینی زبان سیکھئے- سبق نمبر14(دوبارہ)
8-30 چینی پروگرام-مطالعہ کتب
چینی دوستوں سے محبت کے ساتھ
9-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر38
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی
سبق نمبر33(دوبارہ)
11-00 طبی معاملات-ملیریا-
از ڈاکٹر لطیف احمد قریشی
11-30 دیگر پروگرام
12-00 (دوپہر) رشین پروگرام
1-00 لقامع العرب نمبر36(دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے-
سبق نمبر146(دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الٰہی-
سبق نمبر33(دوبارہ)
5-00 انڈونیشین پروگرام
6-00 نیچرل کیور-ہومیوپیتھی کلاس
از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
سبق نمبر26
7-00 ایم ٹی اے ورائٹی-دلبر مرا یہی ہے
از چوہدری ہادی علی صاحب
8-00 لقامع العرب نمبر37(نیا)
9-00 فرنچ پروگرام-حصہ اول
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-امام بیت الفضل لندن مکرم عطاء المجیب راشد صاحب کے ساتھ
11-00 جرمن پروگرام
12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر147(نیا)
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل-
سبق نمبر3
2-00 نیچرل کیور-ہومیوپیتھی کلاس
از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
سبق نمبر26
3-00 عربی زبان سیکھئے- سبق نمبر1(دوبارہ)
3-30 عربک پروگرام-قصیدہ، نظم

جمعرات 6-جون 1996ء

4-00 (صبح) تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-امام راشد صاحب کے ساتھ تربیت اولاد- سبق نمبر4(دوبارہ)
5-00 لقامع العرب نمبر17(دوبارہ)
6-00 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل-المائدہ
سبق نمبر3(دوبارہ)
7-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے-
سبق نمبر147(دوبارہ)
8-00 عربی سیکھئے- سبق نمبر1
8-30 عربی پروگرام-قصیدہ/نظم
9-00 نیچرل کیور-ہومیوپیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 5-جون 96ء کی کلاس(دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-امام راشد صاحب کے ساتھ تربیت اولاد- سبق نمبر4(دوبارہ)
11-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- دلبر مرا یہی ہے- از چوہدری ہادی علی صاحب
(دوبارہ)
12-00 (دوپہر) سندھی پروگرام خطبہ
3-6-94
1-00 لقامع العرب
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے-
سبق نمبر147(دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-امام راشد صاحب کے ساتھ تربیت اولاد سبق نمبر4(دوبارہ)
5-00 چینی پروگرام - مطالعہ کتب- چینی دوستوں سے محبت کے ساتھ
6-00 نیچرل کیور-ہومیوپیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 6- جون 1996ء(نیا)
7-00 کوئز پروگرام- سیرت حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث پر
7-30 لجنہ اماء اللہ کے پہلے چودہ ممبران کا تعارف- حضرت استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ کے بارے میں
8-00 لقامع العرب نمبر38(نیا)
9-00 بوسنین پروگرام- مجلس سوال وجواب پہلا حصہ جو مورخہ 31-5-94 کو ہوئی
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الٰہی- سبق نمبر34
11-00 جرمن پروگرام
12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے- سبق نمبر148
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن تفریحی پروگرام-بیت بازی کوٹ عبدالمالک بالمقابل احمد نگر
2-00 نیچرل کیور- ہومیوپیتھی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 6-جون 1996ء(نیا)
3-00 نارویجین زبان سیکھئے- سبق نمبر18
3-30 دیگر پروگرام

احمدیہ ٹیلی ویژن پر حضرت امام جماعت احمدیہ کے پروگرام

ترجمہ کلام الٰہی کلاس

پیر اور منگل نئی کلاس شام 6 بجے رات کو دو بجے اور پھر صبح 9 بجے (دوبارہ)

ہومیوپیتھی کلاس

بدھ اور جمعرات نئی کلاس شام 6 بجے اور دوسرے روز 2 بجے صبح اور 9 بجے صبح (دوبارہ)

خطبہ

براہ راست (LIVE) 5 بجے شام، 2 بجے رات اور 00-12 بجے دوپہر (دوبارہ)

اردو ملاقات

جمعہ 10-6 بجے شام- دوسرے روز 00-9 بجے صبح (دوبارہ)

بچوں کے ساتھ ملاقات

ہفتہ کے روز 6 بجے شام پھر 2 بجے رات اور 9 بجے صبح (دوبارہ)

انگریزی ملاقات

اتوار 6 بجے شام 2 بجے رات اور 9 بجے صبح (دوبارہ)

لقامع العرب

جمعہ ہفتہ اور اتوار کو نئے سیشن 6 بجے شام دوسرے روز 5 بجے صبح اور 1 بجے دوپہر (دوبارہ)

اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ

ہر روز 12 بجے رات دوسرے روز 7 بجے صبح اور 3 بجے بعد دوپہر (دوبارہ)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم عبدالرشید بٹ صاحب کارکن الفضل کی اہلیہ محترمہ کو شدید بیماری کی وجہ سے فیصل آباد لے جایا گیا ہے۔ احباب کرام سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

○ وسیم احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب حافظ آباد عرصہ ایک ماہ سے کمر درد اور دونوں ٹانگوں میں شدید درد کی وجہ سے

○ مکرمہ عزیزہ نجمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مستری مبارک احمد صاحب ساکن ربوہ عرصہ دو ماہ سے دماغی مرض میں مبتلا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مریضہ کو کامل شفایابی عطا فرمائے۔

○ مکرم اللہ یار ناصر صاحب کارکن حدیقہ المبشرین کے چھوٹے بھائی مکرم محمد امیر کی ٹانگ ایک ایکسیڈنٹ کی وجہ سے ٹوٹ گئی تھی۔ جنہیں فضل عمر ہسپتال میں داخل کروایا گیا ہے۔ آپریشن کے بعد ٹانگ جوڑ دی گئی ہے۔ مکمل شفایابی کے لئے احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم نصیر احمد ساجد بھٹی صاحب آف پنڈ بیگوال ضلع اسلام آباد کا کوٹلی آزاد کشمیر میں اپنڈکس کا آپریشن ہوا ہے۔ احباب سے ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 4- جون-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 29 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 47 درجے سنٹی گریڈ

○ پنجاب حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ زرعی ٹیکس 150 روپے فی ایکڑ نہیں بلکہ صرف 10 روپے فی ایکڑ لگے گا۔ اس ٹیکس کا اطلاق قابل کاشت ایک ایکڑ اور اس سے زائد اراضی رکھنے والوں پر ہو گا۔ حکومت کو اس مد میں ڈیڑھ ارب روپے کا ریونیو حاصل ہو گا فیصلہ سے وفاقی حکومت کو آگاہ کر دیا گیا ہے۔ مالیہ کا نام زرعی ٹیکس رکھ دیا گیا۔ پہلے ساڑھے بارہ ایکڑ تک اراضی والے کاشتکار مالیے سے مستثنیٰ تھے۔ اس کے علاوہ بعض مذہبی طبقے اور فرقے بھی عشر سے مستثنیٰ تھے۔ زرعی ٹیکس کے نفاذ کے بعد بلا امتیاز ٹیکس ادا کرنے کے پابند ہوں گے۔ وفاقی حکومت نے پنجاب حکومت کو 10 روپے سے زائد شرح کے حساب سے زرعی ٹیکس لگانے کی سفارش کی تھی جس پر پنجاب حکومت نے 10 روپے فی ایکڑ سے زائد شرح پر زرعی ٹیکس لگانے سے معذوری ظاہر کر دی ہے۔

○ حبیب بینک کی انتظامیہ کو تبدیل کر دیا گیا ہے۔ حبیب بینک کے صدر یونس ڈالیا کو بھی ہٹا دیا گیا ہے اور بینک کے سینئر ایگزیکٹو وائس پریذیڈنٹ سید شجاع الحسن کو بینک کا صدر مقرر کر دیا گیا ہے۔

○ پاکستان چین کے تعاون سے دور مار میزائیل بنائے گا۔ اس سے بھارت کے تمام شہر نشانے پر آجائیں گے۔ میزائیل ایک ہزار کلو گرام وزنی بارود لیجا سکے گا۔ میزائیل 6 سو کلو میٹر دور تک مار کر سکے گا۔ پاکستان نے میزائیل بنانے کا کلیدی سامان حاصل کر لیا ہے جس میں عمدہ قسم کا المونیم پاؤڈر بھی شامل ہے۔ آل انڈیا ریڈیو نے یہ خبر دیتے ہوئے دعویٰ کیا ہے کہ پاکستان ایٹمی توانائی کمیشن کے سائنسدان اور دس چینی ماہرین میزائیل کو کنٹرول کرنے اور اس کی رہنمائی کرنے کے نظام پر کام کر رہے ہیں۔

○ پنجاب کے تعلیمی اداروں میں موسم گرما کی تعطیلات 8۔ جون سے ہوں گی۔

○ پنجاب کے گورنر راجہ سروپ خان نے کہا ہے کہ میں صوبے میں امن و امان کی صورت حال سے مطمئن نہیں ہوں۔ انہوں نے کہا کہ کسی بڑے تجارتی مرکز میں بم دھماکے کا خطرہ ہے اس کے لئے اقدامات کر لئے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اور پولیس عوام کے تعاون کے بغیر دہشت گردی پر قابو نہیں پا سکتے۔ کوئی حکومت اپنی خفیہ ایجنسی کے سربراہ کے ذریعے اپنے لوگوں کا قتل نہیں کرا سکتی۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے احتسابی کمیشن کے لئے نواز شریف کا مطالبہ مسترد کر دیا ہے۔ ایوان صدر میں صدر مملکت وزیر اعظم اور چیف آف آرمی سٹاف کی ملاقات میں قومی سلامتی کے اہم امور پر غور کیا گیا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ اپوزیشن لیڈر کا مطالبہ ناقابل عمل ہے۔ صدر مملکت کے ساتھ وزیر اعظم کی طویل ملاقات کے بعد قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف کو مذاکرات کی دعوت دینے کا اصولی فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ اپوزیشن لیڈر کے نام خط کے مندرجات کے ذکر میں وزیر اعظم نے اسے "آن ایشو" قرار دیتے ہوئے کہا کہ قومی سلامتی کے کئی معاملات پر اتفاق رائے کی ضرورت ہے۔

○ ہائی کورٹ کے حکم پر میاں شہباز شریف کو ان کا پاسپورٹ واپس کر دیا گیا ہے۔

○ سندھ میں بلدیاتی حلقوں کی نئی حد بندیاں شروع کر دی گئی ہیں ایک ہزار کی آبادی کے لئے ایک نشست جبکہ اقلیتوں کے لئے دو ہزار کی آبادی پر ایک نشست ہو گی۔ بلدیاتی الیکشن جماعتی بنیادوں پر کرانے کی تجویز زیر غور ہے۔

○ پنجاب کا سالانہ بجٹ 14۔ جون کو پیش کیا جائے گا۔

○ تھانے میں 4 قتل ہونے پر احتجاج کرنے والوں پر لاٹھی چارج کر دیا گیا۔ مال روڈ کو پولیس نے چاروں طرف سے گھیر کر مظاہرین کو یرغمال بنا لیا اور دور لے جا کر پھینک دیا۔ لاٹھی چارج کے باوجود خواتین مظاہرین آگے بڑھتی رہیں۔ تو تھانیدار ایک خاتون سے گتھم گتھا ہو گیا۔ پولیس نے خواتین کو سڑکوں پر گھسیٹا۔

○ بھارت کی نئی حکومت کے وزیر دفاع نے کہا ہے کہ نئی حکومت بھارت کی جنگی قوت بڑھائے گی۔ ملک کی مسلح افواج کو جدید ترین بنانے کے کام کو ترجیح دی جائے گی۔ ملک کے اقتدار اعلیٰ اور سالمیت سے دشمنی رکھنے والی تمام طاقتوں کو منہ توڑ جواب دیا جائے گا۔

○ تحریک نجات کے دنوں میں درج شدہ مقدمہ کی سماعت کے دوران مسلم لیگ کے 8۔ ارکان اسمبلی اور 45 کارکنوں کے بلا ضمانت وارنٹ گرفتاری جاری کر دیئے گئے ہیں۔

○ ناجائز طور پر چین جانے والے سینکڑوں پاکستانیوں کو چین سے نکال دیا گیا۔ سنکیانگ میں عقاب پکڑنے کے لئے آنے والے ساڑھے چار سو پاکستانیوں کو پکڑ لیا گیا۔ سمگلنگ میں بھی درجنوں گرفتار ہوئے۔

○ ہاکی کا بحران ختم ہو گیا۔ باغی کھلاڑی جیت گئے۔ کوچ اور مینجر کو تبدیل کر دیا گیا۔ نئے کوچ اور مینجر کا ایک دو روز میں تقرر کر دیا جائے گا۔ 24 کھلاڑی تربیتی کیمپ میں شریک ہو جائیں گے۔

○ ملک کے مختلف حصوں میں قیامت خیز گرمی کی وجہ سے بیسیوں افراد کی ہلاکت' بے ہوش ہونے اور بیماریوں میں مبتلا ہونے کی خبریں مل رہی ہیں لاہور کے ہسپتالوں میں روزانہ پچاس مریض لو کا شکار ہو کر پہنچ رہے ہیں۔

○ وزیر اعظم کی کراچی کی رہائش گاہ بلاول ہاؤس سے برطانیہ بھجوائے جانے والے سامان میں مبینہ طور پر نوادرات کی 45 پیٹیاں تھیں۔ ان میں لکڑی کے 5 آرائشی صندوق 3 پستول 14 بندوقیں 17 تلواریں' 9 خنجر' تانبے کا آرائشی صندوق' مجسمے' گھوڑے اور ہاتھی دانت کی اشیاء شامل ہیں۔ 5729 کلو گرام وزنی سامان برطانیہ میں پاکستانی ہائی کمیشن کے نام بھجوایا گیا۔ اس کا کوئی کرایہ نہیں دیا گیا۔ برطانیہ میں پاکستانی ہائی کمشنر نے بتایا ہے کہ اس سامان کا وزیر اعظم سے کوئی تعلق نہیں اس میں آموں کے 8 کریٹس اور دوستوں کے لئے تحائف شامل تھے۔ ایسا سامان برطانیہ منگوانا کوئی انہونی بات نہیں۔

○ کاشتکاروں کے مسائل پر غور کرنے کے لئے مسٹر نواز شریف نے بجٹ سے پہلے زرعی کمیٹی تشکیل دے دی ہے۔ کمیٹی کاشتکاروں اور زرعی شعبے کی طرف سے حکومت کی عدم توجہی کے سلسلہ میں ان کی مشکلات اسمبلی میں اٹھائے گی۔

○ مقبوضہ کشمیر میں انتخابی نتائج کے بعد بھارت نواز تنظیموں میں تصادم ہو گیا۔

تبدیلی ٹیلی فون

خاکسار کا ٹیلی فون نمبر 800 کی بجائے تبدیل ہو کر 212444 ہو گیا ہے۔ چوہدری عبدالمجید وڑائچ ایڈووکیٹ ربوہ

مہنگائی کے اس دور میں

ٹرپل جارجٹ اور ڈبل جارجٹ کے برقعے ہر کلر میں بازار سے انتہائی کم ریٹ پر دستیاب

اکبر احمد مکان 32/4 دار الصدر غربی ربوہ حلقہ قمر نزد کوٹھی حضرت سر محمد ظفر اللہ خان صاحب
فون : 686

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے کے ترلودات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں۔

شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر : میاں حنیف احمد کامران
فون دوکان : 649 گھر : 212300

ناصر کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ گلی 1 ربوہ
ہمارے ہاں وول کاٹن۔ سلک صوفہ کلاتھ۔ پردہ کلاتھ کی نایاب ورائٹی کے لئے تشریف لاویں۔ نیز لیدر جیکٹ بھی دستیاب ہیں۔ پروپرائیٹر : سید ناصر احمد
فون : دوکان : 434
گھر : 21244

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ۔ کامیاب علاج

زد جام عشق	نواب شاہی
شباب آور موتی	حب نشاط

○ فہرست ادویہ و جنتری 1996ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں
○ بیرونی مریض' پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔

مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

بچوں کی مٹی چھڑانے والا
سیرپ کیلوفر 20 روپے
ہر میڈیکل سٹور سے طلب فرمائیں
جوڑوں کا درد کورس 195 روپے | ہائی بلڈ پریشر کورس 150 روپے
پتھری گردہ مثانہ کورس 285 روپے | بخیر معدہ کورس 140 روپے
خود ملیں یا بذریعہ ڈاک خصوصی تحقیقاتی علاج سے استفادہ فرمائیں
مظہر دواخانہ (رجسٹرڈ) احمد نگر ربوہ کوڈ 04524 فون 211544

گردہ و مثانہ کیلئے مفید و موثر کورسز

انفیکشن گردہ کورس
گردہ میں انفیکشن اور سوزش کے باعث درد ہوتے اور پیشاب میں خون پیپ یا البومن وغیرہ آنے کی تکلیف کے لئے قیمت -/290

درد گردہ کورس
ہر قسم کے درد گردہ میں بفضل تعالیٰ فوری آرام دہ اور مستقل شفا کیلئے مفید ہے قیمت : -/270

پتھری گردہ کورس
گردے، مثانے یا پیشاب کی نالیوں میں پتھری کیلئے بفضلہ تعالیٰ مفید کورس قیمت -/290

لٹریچر مفت
بذریعہ ڈاک -/2 کے ٹکٹ ارسال کریں

کیور ٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی) رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون : ہیڈ آفس : 771 کلینک : 211054
لیڈیز کلینک : 606 سیلز آفس : 211283